



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی غیر اللہ سے، جسے انسان ولی اللہ سمجھتا ہو، استغاثہ کے بارے میں کیا حکم ہے، نیز یہ فرمائیں کہ ولایت کی علامات کیا ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

: علامات ولایت کو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت کریمہ میں بیان فرمایا ہے

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَأَخْوَفُ عَلَیْهِمْ وَلَا يُمَنَّ بِهِمْ: نون ۶۲ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۶۳ ... سورة یونس

”سن رکھو! بے شک جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے۔ (یعنی) وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔“

یہ ہیں ولایت کی علامات: (۱) اللہ کی ذات ایمان اور (۲) تقویٰ، بلاشبہ جو شخص مومن اور متقی و پرہیزگار ہو وہ اللہ کا ولی ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے وہ اللہ تعالیٰ کا دوست نہیں بلکہ اس کا دشمن ہے عیساکہ
:ارشاد باری تعالیٰ ہے

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ۹۸ ... سورة البقرة

”جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا اللہ دشمن ہے۔“

پس جو انسان بھی کسی غیر اللہ کو پرکارے یا غیر اللہ سے کسی ایسے کام کے لیے فریاد کرے جس کے کرنے کی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور میں قدرت نہ ہو، وہ مشرک اور کافر ہے، وہ اللہ کا ولی نہیں، وہ شخص خواہ کتنے ہی دعوے کیوں نہ کرے۔ توحید، ایمان اور تقویٰ کے بغیر اس کے ولی ہونے کے دعوے بھوٹے اور ولایت کے منافی ہیں۔

ان امور کے بارے میں مسلمان بھائیوں کو میری نصیحت یہ ہے کہ وہ ان لوگوں سے فریب خوردہ نہ ہوں بلکہ انہیں اس سلسلے میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے تاکہ ان کی امید، ان کا توکل اور ان کا اعتماد اللہ وحدہ کی ذات پاک پر قائم و دائم رہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات بابرکات پر ان کا ایمان ہو اور اسی سے انہیں استعانت اور اطمینان حاصل ہوتا ہو تاکہ یہ لوگ ان لٹیروں کے ہاتھوں سے اپنے اموال کو بھی بچا سکیں جو یہ ڈھونگ رچائے ہوئے ہیں کیونکہ ان امور میں کتاب و سنت کے ساتھ وابستگی کی بنیاد پر ہی ان لوگوں کو فریب نفس میں مبتلا ہونے سے دور رکھا جاسکتا ہے جو اپنے آپ کو کبھی سادات کملاتے ہیں اور کبھی اولیاء۔ اگر آپ ان کا بغور جائزہ لیں تو انہیں سیادت و ولایت سے کوسوں دور پائیں گے اور اس کے برعکس جو اللہ تعالیٰ کا سچا ولی ہوگا وہ کبھی اپنی ولایت کا دعویٰ کرے گا نہ تعظیم و توقیر کا بالہ اس کا احاطہ کیے ہوئے ہوگا۔ وہ مومن و متقی ہوگا، مخفی رہے گا اور اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرے گا۔ شہرت کو پسند کرے گا نہ اس بات کو کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں، یا خوف اور امیدیں اس سے وابستہ ہوں۔ انسان کا یہ ارادہ و خواہش کہ لوگ اس کی تعظیم کریں، اس کا احترام بجالائیں، اس کی عظمت کے گن گنائیں اور وہ بذات خود لوگوں کا مرجع و ماویٰ بن جائے، یہ تقویٰ اور ولایت کے منافی ہے، اسی لیے حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اس لیے علم حاصل کرے تاکہ وہ بے وقوفوں کے ساتھ اس حدیث میں ہمارا استدلال (اولیٰ صرف وجہ الناس الیہ)“ تاکہ وہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف [1] بھٹکا کرے یا علماء کے ساتھ مناظرہ کرے یا لوگوں کے چروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ ولایت سے بہت دور ہیں۔ مرکز کرے۔“ کے جملے سے ہے۔ چنانچہ جو لوگ ولایت کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کے چروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ ولایت سے بہت دور ہیں۔

مسلمان بھائیوں سے میری نصیحت یہ ہے کہ وہ اس قسم کے لوگوں سے فریب نہ لھائیں بلکہ کتاب اللہ اور سنت رسول کی طرف رجوع کریں اور اپنی تمام ترامیدیں اللہ وحدہ لا شریک کی ذات پاک ہی سے وابستہ رکھیں۔

جامع الترمذی، العلم، باب ماجاء فیمن یطلب بعلمہ الدنیا، حدیث: ۲۶۵۳۔ [1]

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 144

محدث فتویٰ

